السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے بعض اہل حدیث،جمعہ کی نمازادا کرنے کے بعد صرف دوسنتیں پڑھتے ہیں چارادا نہیں کرتے ۔ ہمارے ہاں یہ مسئلہ کافی دیر سے زیر بحث ہے ۔ لہذا آپ ہمیں حقائق سے آگاہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: کتب حدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے دو رکعتیں بھی ادا کی ہیں اور چار کی بھی اجازت ہے ۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ سے مروی ہے :

((قال رسول اللہ علیہ وسلم إذا صلی أحدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا أربعا وفی روایۃ«مَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مُصَلِّيًا بَعۡدَ الۡجُمُعَةِ فَلۡيُصَلِّ أَرۡبَعًا»))

''اللہ کے رسول نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز پڑھے تواسکے بعد چار رکعتیں پڑھے''۔ (ابوداوٗد ۱۱۳۱، ترمذی ۵۲۳، نسائی ۳/۱۱۳، ابن ماجہ ۱۱۳۴)
ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہیئے وہ چار رکعت پڑھے ۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چار رکعت پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ۔بخاری شریف میں کتاب الجمعہ باب الصلوٰة بعد الجمعة وقبلھا میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے :

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبۡلَ الظُّهۡرِ رَكۡعَتَيۡنِ، وَبَعۡدَهَا رَكۡعَتَيۡنِ، وَبَعۡدَ المَغۡرِبِ رَكۡعَتَيۡنِ فِي بَيۡتِهِ، وَبَعۡدَ العِشَاءِ رَكۡعَتَيۡنِ، وَكَانَ لاَ يُصَلِّي بَعۡدَ الجُمُعَةِ حَتَّى يَنۡصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكۡعَتَيۡنِ))

''رسول اکرم ظہر سے پہلے اور ظہور کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ۔ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور جمعہ کے بعد آپ دو رکعتیں گھر میں پڑھتے''۔

(بخاری مع فتح الباری ۲/۴۹۳۔ ۹۳۷، مسلم ۱۶۹/۶ ابوداوٗد ۱۲۵۲، ترمذی ۵۲۲، نسائی ۲/۱۹۹)
ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں بھی پڑھنا درست ہے اور دو بھی ۔ لیکن یاد رہے کہ چار پڑھنا افضل ہے کیونکہ سیدنا ابوہریرہ کی حدیث قولی ہے اور ابن عمر کی حدیث فعلی ہے اور قولی حدیث فعلی حدیث پر مقدم ہوتی ہے ۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ سنت خواہ چار رکعتیں پڑھی جائیں یا دو ان کا مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ افضل ہے ۔ کیونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے :

((أفضل الصلوۃ المرء فی بیتہ إلا المکتوبۃ۔))

''آدمی کا فرض نماز کے علاوہ باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے''

(بخاری ۷۳۱، مسلم ۶/۶۹۔ ۷۰، ابو عوانہ ۲/۲۹۴، ابوداوٗد ۱۴۴۷، ترمذی ۴۵۰)

لہذا اس طرح کے معاملات جن میں اختیار ہے فضلو بحث و تکرار درست نہیں ۔ جو چار پڑھنا چاہئے وہ چار پڑھ لے وہ دو پڑھ لے جائز اور درست ہو گا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ